



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1).....کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بنام محمد سلیمان فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں ایک بیوی، ایک بھائی محمد حسن کو چھوڑا ان کے علاوہ اور کوئی بھی وارث نہیں ہے۔

(2).....مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی تحریر کر دیا تھا کہ پیسے، مال اور گھر میں اپنی بیوی کو دیتا ہوں جو میرے مرنے کے بعد میری بیوی کو دیتے جائیں، باقی زمین کو شریعت محمدی کے مطابق تقسیم کر دیا جائے یہ دستاویزات تحریر شدہ ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم کی ملکیت میں سے مرحوم کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے، اس کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے، اس کے بعد اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو کل وراثت کے تیسرے حصے تک سے پوری کی جائے اس کے بعد مستول خواہ غیر مستول بانیہ ادا کو ایک روپیہ قرار دے کر ورثاء میں اس طرح تقسیم ہوگی۔

زمین میں سے 4 آنے بیوی کو اور 12 آنے بھائی محمد حسن کو دیں گے باقی جو ملکیت مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی بہہ کر دی تھی وہ بہہ برقرار رہے گی کیونکہ مرحوم نے یہ بہہ کر دی تھی کہ اس کی بیوی کو دیا جائے۔ اسی کی رہے گی۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم کیا جاسکتا ہے

100 روپے تک

بیوی 25=4/1

بھائی عصبہ 75

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 632

محدث فتویٰ